Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ، ۱۴ صلح ۱۳۵۱ ہش، ۱۴ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۳ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۱ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۳ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار سے تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے مگر کھانسی کی تکلیف تاحال ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

میرے والد محترم مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری (سابق ناظم دار القضاء) عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب تکلیف زیادہ ہو گئی ہے اور دن بدن کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(مبشر احمد بی۔ ایس۔ سی)

حضور اتوار کو ملاقات فرمائینگے

قبل ازیں الفضل ۱۳ جنوری میں یہ اعلان ہوا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آئندہ اتوار کو احباب سے ملاقات نہیں فرمائینگے۔ اب معلوم ہوا کہ حضور نے ازراہ کرم ملاقات کی اجازت مرحمت فرما دی ہے لہذا مورخہ ۱۶ صلح (۱۶ جنوری بروز اتوار) کو حضور سے انشاء اللہ احباب کی ملاقات ہوگی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت کا سامان اُسے مل سکتا ہے

بے ذوقی کی حالت میں بھی نماز کا التزام ضروری ہو تاکہ اللہ تعالیٰ حقیقی سرور اور راحت عطا فرمائے

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اُس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اُس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذّت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔

اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو، یہ دعا کرے۔

کہ اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہُوں۔ مَیں جانتا ہُوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا اُسوقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تُو ایسا شعلۂ نُور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا۔ تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱، ۳۲۲)

داخلہ ایم، ایس، سی فزکس

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شعبہ طبیعات میں ایم، ایس، سی کا داخلہ عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ امیدوار کے لئے کم از کم شرط داخلہ یہ ہے کہ فزکس اور حساب میں فرسٹ کلاس نمبر حاصل کئے ہوں۔ تفصیلات کے لئے دفتر کالج سے رجوع کریں۔ ہونہار طلباء کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات بھی موجود ہیں۔ ہماری لیبارٹریز ملک کی بہترین تجربہ گاہوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اساتذہ قابل اور ہمدرد ہیں اور ہر طالب علم کے لئے ذاتی راہ نمائی کا اہتمام ہے۔

(پرنسپل)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۴ر صلح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِستغفار اور توبہ کے ذریعہ قُوّت حاصل کرنے کی اہمیّت

قبل ازیں ہم ایک اداریہ میں سورہ انفال کی آیت ۶۱ اور سورہ ہُود کی آیت ۴ اور ۶۱ کی رُو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ ہر چند کہ مومن اپنے جملہ وسائل کو مجتمع کرکے دفاع وطن کا انتظام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے لیکن وہ اِس ظاہری انتظام کو ہی کافی نہیں سمجھتے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی طاقت کا اصل انحصار مادی ذرائع اور جنگی سامانوں پر نہیں بلکہ استغفار اور توبہ کے ذریعہ حاصل ہونے والی باطنی قُوّت پر ہے کیونکہ باطنی قوت حاصل ہونے اور اس کے نتیجہ میں نصرتِ الٰہی کا مورد بننے کے بعد کثرت اور قلت کا سوال درمیان سے اُٹھ جاتا ہے، اور وہ اِس باطنی قوت اور اس کے نتیجہ میں میسر آنے والی نصرتِ الٰہی کی بدولت تعداد اور وسائل میں کم ہونے کے باوجود بھی بڑے سے بڑے اور طاقتور سے طاقتور دشمن پر غالب آسکتے ہیں۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورہ ہُود کی مذکورہ آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے استغفار اور توبہ کو حصولِ قوت کے دو نہایت ہی اہم ذرائع قرار دیا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ جہاں استغفار کے نتیجہ میں ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شیطان اور دوسرے دشمنوں کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کی طاقت عطا کی جاتی ہے وہاں توبہ کے نتیجہ میں حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر بروئے کار لانے اور فائز المرام ہونے کی توفیق ملتی ہے۔ چنانچہ آپ پہلے استغفار کی حقیقت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ ۔ یاد رکھو کہ (اس آیۂ کریمہ کی رُو سے) دو چیزیں اس اُمّت کو عطا فرمائی گئی ہیں، ایک قُوّت حاصل کرنے کے واسطے اور دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔

قُوّت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اُٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قُوّت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر رُوحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ رُوح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قُوّت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان اُن جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کرکے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۷، ۶۸)

اس کے بعد حضور علیہ السلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ استغفار کے بعد توبہ کا درجہ ہے اور یہ کہ اس کے نتیجہ میں ایک مومن کو استغفار کے ذریعہ حاصل کردہ قُوّت کو بروئے کار لانے اور شیطان کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کی توفیق ملتی ہے، فرماتے ہیں:-

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ (ایک مومن) جب (استغفار کے ذریعہ) اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قُوّت دیدے گا۔ اور پھر اس قوت کے بعد (توبہ کے ذریعہ) انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی جس کا نام تُوْبُوْا اِلَيْهِ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا گیا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قُوّت نہ پائیگا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قُوّت مرجاتی ہے۔ اگر اس طرح استغفار کروگے اور پھر توبہ کروگے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کروگے تو اپنے مراتب پالوگے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۸، ۶۹)

حضور علیہ السلام کی اس پُر معارف تفسیر سے واضح ہے کہ استغفار اور توبہ حصولِ قُوّت کے دو نہایت ہی اہم قرآنی ذرائع ہیں۔ ان میں سے ایک، قوت حاصل کرنے کے لئے ہے اور دُوسرا ذریعہ حاصل کردہ قُوّت کو بروئے کار لانے سے تعلق رکھتا ہے۔

جیسا کہ ہم گزشتہ اداریہ میں واضح کر چکے ہیں، استغفار اور توبہ کے ذریعہ حاصل ہونیوالی باطنی قُوّت کا راز یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اوّل یہ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ اس کی دُعائیں بکثرت قبول ہوتی ہیں۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور تائید و نصرت کا نزول ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومنوں کے لئے صرف ظاہری طاقت ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان کا انحصار باطنی قوت پر ہوتا ہے اور یہ باطنی قوت میسر نہیں آتی جب تک کہ استغفار اور توبہ کو مستقل صفات کے طور پر نہ اپنایا جائے۔

موجودہ نازک ترین حالات میں جبکہ ہم سے کئی گنا بڑے دشمن نے اپنی بے پناہ طاقت کے گھمنڈ میں سراسر ظلم، فتنہ و فساد اور جارحیت کی راہ اختیار کرتے ہوئے ہمارے ایک حصۂ ملک پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے سات کروڑ بھائیوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر رکھ دیا ہے اور انہیں اپنی نام نہاد آزادی کے سبز باغ دکھا کر مملکتِ اسلامیہ پاکستان سے طاقت کے بل پر جدا کر ڈالا ہے۔ ہم سب اہلِ پاکستان کا یہ فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار اور توبہ کے ذریعہ اپنے اِس طاقتور دشمن کو نیچا دکھانے کے لئے باطنی قوت حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی طرح ہم بھی اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ اور يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا اور يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ کے مصداق بن کر اپنی چھینی ہوئی متاع دشمن سے واپس لینے میں کامیاب ہو سکیں۔

ایسے نازک ترین حالات سے دوچار ہونے کے بعد ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم قومی سطح پر استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائیں یعنی اللہ تعالیٰ سے قُوّت طلب کریں اور پوری توجہ، پُوری ہمّت، پورے اخلاص اور پُورے جوش کے ساتھ اُس کی طرف رجوع کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا صادق الوعد اور ارحم الراحمین خدا ضرور ہم پر فضل کرے گا۔ اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی ہمیں کامیاب و بامراد اور فائز المرام کر دکھائے گا۔ وہ تو فضل کرنے کو تیار ہے اگر دیر ہے تو ہماری طرف سے ہے۔

ہر احمدی کو "وقفِ عارضی" کی تحریک میں شامل ہونا چاہیئے

"وقفِ عارضی" کی مبارک تحریک کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے کہ ہر احمدی اس میں شامل ہو۔ حضور فرماتے ہیں:-

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدہ داروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی توفیق عطاء کرے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۶ راگست ۱۹۶۹ء)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ تربیت جماعت اور تعلیم قرآن مجید کی خاطر نیز اپنے نفس کی مزید اصلاح کے لئے "وقفِ عارضی" میں حصہ لیں۔ فارم دفتر سے منگوا کر پُر فرمائیں۔ دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک کا عرصہ وقف کیا جا سکتا ہے۔ جتنے فاصلہ پر واقف جانا چاہے اُس کا تعین بھی خود کر سکتا ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ امت مسلمہ کیلئے عید کا دن تھا

ہماری عید یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل پر اُس کے شکر گزار بندے بنیں

اسلام کی عید کا سورج طلوع ہو چکا ہے تم یہ دعائیں کرتے رہو کہ یہ غروب نہ ہو جب تک تمام دُنیا پر غالب نہ آجائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ نبوت ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج ضمیمہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے

اس عید کو مبارک

کرے جو دوست یہاں موجود ہیں اور جو احمدی بھائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی دنیا میں بستے ہیں، وہ جس جگہ بھی ہوں اُن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ اس عید کو مبارک کرے معدے کی خرابی کی وجہ سے بعض دفعہ دھڑکن (Extra Systolic Palpitation) کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ آج صبح بھی بڑا شدید عارضہ ہوا۔ جس کی وجہ سے آپ دوستوں کو انتظار کرنا پڑا۔ دوست دعا کریں کہ یہ چھوٹے چھوٹے عوارض بھی دور ہو جائیں۔

ایک مومن باللہ کی عید دراصل وہ زمانہ ہوتا ہے جو اُسے

قبولیتِ دعا

اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول کے ساتھ میسر آتا ہے۔ رمضان کا تعلق بہت سی ایسی عبادتوں کے ساتھ ہے جس کے نتیجہ میں قرآن عظیم کہتا ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جب خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ محض اس کے فضل سے اپنی دعاؤں کو قبول ہوتے دیکھتا ہے تو اُسکی روح میں عید کی خوشیاں مچلنے لگتی ہیں اور اس خوشی کو (جو قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے) ظاہری طور پر منانے کے لئے عید کا دن رکھا گیا ہے لیکن یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں جو خوشیاں انسان کو میسر آتی ہیں وہ اپنے ساتھ بڑی ذمہ داریاں لیکر آتی ہیں۔

وہ انسان جو اپنے

رب کی معرفت

نہیں رکھتا اور جو چوپاؤں کی سی زندگی گذار رہا ہوتا ہے اُسے یہ احساس نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت کس طرح اور کس رنگ میں ہر آن اس کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔ وہ اگر اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں اور فضلوں کا جو اس پر نازل ہوتے رہتے ہیں ناشکر گذار بن جائے تو اسے ایک سزا ملتی ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ نے انسان بنایا تھا۔ وہ انسان کیوں نہیں بنا۔ لیکن جس گروہ یا جس فرد کے لئے ایسے سامان پیدا کئے گئے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تھوڑی یا بہت معرفت اُسے حاصل ہو اور عرفانِ الٰہی کے حصول کے لئے سامان اس کے لئے میسر کئے گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ اُس پر

رجوع برحمت

ہو اور اُسے اپنے پیار سے نوازے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرے اور وہ خدا کی زندہ صفات کی تجلیات کا مشاہدہ کر رہا ہو تو اس شخص یا اُس جماعت پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کی منشاء اور خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! آسمان سے ہمارے لئے ایک مائدہ اتار جو پہلوں کیلئے بھی اور بعد میں آنیوالوں کیلئے بھی عید ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایسا مائدہ تو تمہیں دونگا مگر یاد رکھو

فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّيْ أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (المائدہ: ۱۱۶)

پھر میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ دُنیا میں اتنا شدید عذاب میں نے کسی کو نہیں دیا ہوگا۔

خدا تعالیٰ کی زندہ تجلیات دیکھنے کے بعد اُسے بھُول جانا یا خدا تعالیٰ کی شناخت کے بعد اُسے فراموش کر دینا موجبِ عذاب الٰہی ہوتا ہے جس زمانے میں جس قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بارش کی طرح نازل ہو رہی ہوں، اُس زمانے میں اس جماعت یا اس جماعت کے کسی فرد کا اپنے پیدا کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والے اور پیار کرنے والے رب سے قطع تعلق لینا، یہ ایک ایسی بات ہے جس کے نتیجہ میں عام عذاب نہیں آیا کرتا اس کے نتیجہ میں تو جیسا کہ قرآن کریم کی ان آیات میں بھی جن کی میں نے تلاوت کی ہے اور بہت سے دوسرے مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ان حالات میں پھر ایک عذاب نازل ہوتا ہے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی العیاذ باللہ

پس جہاں اللہ تعالیٰ اپنے پیار سے آپ کو اور مجھے اپنے معجزات دکھاتا اور ہمیں اپنے خارق عادت پیار سے نوازتا ہے، وہاں ہم پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ

ہم کفرانِ نعمت نہ کریں

ہم اس کے ناشکرے بندے نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں دوسروں سے بڑھ کر ہم پر ڈالی ہیں، ہم دوسروں سے کہیں زیادہ بشاشت کے ساتھ ان ذمہ داریوں کو نباہنے والے اور کہیں زیادہ خوشی کے ساتھ اس کی راہ میں قربانیاں دینے والے بنیں۔ پھر یہ عید ایک نہ ختم ہونے والی عید ہے۔ بڑا ہی بیوقوف ہوگا وہ شخص جو یہ کہے گا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے اور آپ کے بعد تین صدیوں تک جیسا کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امت مسلمہ پر کوئی ایسا دن بھی چڑھا جو عید کا دن نہیں تھا عید کا ہر دن نہیں، دن کا ہر گھنٹہ نہیں، ہر گھڑی نہیں بلکہ اُن کا ہر سیکنڈ عید تھا۔ نئی سے

نئی عید

نئی سے نئی رحمتیں اور اللہ تعالیٰ کا نیا سے نیا پیار ان کو حاصل ہو رہا تھا۔

پھر وہی عید آگئی ہے لوگ کریں یا نہ کریں یہ اُن کا کام ہے مگر عید تو آگئی ہے وہ زمانہ پھر عود کر آیا ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو پیار دیا اور ان کے لئے جو دعائیں کیں اور مصیبت کی گھڑیوں میں ان کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتوں کو طلب کیا تھا، وہ دعائیں قبول ہو چکیں۔ مہدی ظاہر ہو گیا۔ عیسیٰ دنیا کی طرف نازل ہو گیا اور آپ اس کی جماعت ہیں

پس عید تو آگئی

خدا تعالیٰ کا پیار آپ کو مل گیا۔ آپ کی دعائیں قبول ہونے لگیں۔ آپ میں سے کون ہے جو یہ کہے کہ خدا تعالیٰ کسی مومن کو سچی خواب نہیں دکھاتا آپ میں سے سینکڑوں نہیں لاکھوں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے ایک نہیں دو نہیں دسیوں بیسیوں بلکہ بعض نے تو سینکڑوں ہزاروں دفعہ خدا تعالیٰ سے بشارت پا کر دلیل ہی ہوتے دیکھا جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا۔

غرض اپنے اپنے ظرف کے مطابق اور اپنی اپنی استعداد کے لحاظ سے ہر ایک نے وہ کچھ پالیا جس کے لئے مہدی کو مبعوث کیا گیا تھا۔ یہ نعمت آپ کو مل چکی ہے۔ عید کا چاند آپ پر طلوع ہو چکا ہے۔

لیکن اگر آپ خود کو اور اپنی نسلوں کو ایسے غضب سے بچانا چاہتے ہیں کہ جس کی مثال خود خدا تعالیٰ کے کہنے کے مطابق دنیا میں نہیں ملتی تو پھر کفرانِ نعمت کی کوئی گنجائش نہیں۔

میں نے ابتدا میں اسی معنے میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے بھی اور میرے لئے بھی اس عید کو مبارک کرے۔ یہ وہ عید ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے پیار کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ یہ ہماری عید ہے

اللہ تعالیٰ اس عید کو چار چاند لگانے کے لئے اپنی رحمتوں کو اور بھی زیادہ نازل کرے۔ ہماری عید یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل پر اس کے

شکر گذار بندے

بنیں اور اس طرح شکر گذار بندے بننے پر اللہ تعالیٰ کا ردّ عمل یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اے میرے بندے! تُو نے میری نعمتوں پر شکر کیا میں پہلے سے زیادہ تجھے نعمتیں دوں گا اور بندہ کہتا ہے اے میرے رب! میں نے عاجزی کے ساتھ اور اپنی تمام کمزوریوں کے ہوتے ہوئے تھوڑا یا بہت تیری نعمتوں کا شکر کیا لیکن میں کما حقہٗ تیرا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! تُو کتنا پیارا ہے کہ اس کے باوجود تُو نے مجھے پہلے سے زیادہ نعمتیں دیں۔ میں پہلے سے زیادہ بڑی عید تیرے حضور مناؤں گا اور پہلے سے زیادہ تیرا شکر گذار بندہ بنوں گا۔

پس تم یہ دعائیں کرتے رہا کرو کہ یہ عید جس کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ اس عید کا سورج غروب نہ ہو جب تک کہ تمام دنیا میں اسلام غالب نہ آجائے۔ اور جب تک کہ ہر انسانی دل

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار

کی دھڑکنوں میں دھڑکنے نہ لگ جائے اور ہر انسانی حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سے حصہ لے کر زندگی نہ گزار رہی ہو۔

اگر آپ حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندے بن جائیں تو پھر یہ عید ہمیشہ آپ کو ملتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ بارش کی طرح آپ پر نازل ہوتے رہیں گے۔ اس کے فرشتے ہمیشہ آپ کے لئے درود بھیجتے رہیں گے راستے کے کانٹے آپ کو محسوس بھی نہیں ہوں گے

شاہراہِ اسلام

پہ آپ بشاشت کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے ایسا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

درخواست دعا اور شکریہ

مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار ربوہ جن کا گزشتہ دنوں سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے کولھا اتر گیا تھا۔ دیگر کئی عوارض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ پیشاب رک گیا تھا اور برانکو نمونیہ ہو گیا تھا۔ جس سے سانس خراب رہا اب بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے طبیعت بہتر ہے امید ہے چند دنوں تک ہسپتال سے گھر آ جائیں گے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط ان کی بیمار پرسی فرمائی۔ خاکسار ان تمام احباب اور بزرگوں کی دعاؤں کے لئے ممنون ہے۔ (ڈاکٹر احسان علی۔ لاہور)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک ماشکی کی ضرورت ہے۔ مستقل آسامی ہے ابتدائی تنخواہ ماہوار -/۶۵ روپے ہوگی ریٹائرمنٹ پر پنشن دی جائے گی خواہشمند فوری طور پر اپنی درخواست کے ساتھ پیش ہوں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

(۳)

جماعت احمدیہ کراچی		۱۹۶-۸۰ روپے
مکرم غلام رسول صاحب	لاہور	۲۰-۰۰ "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ انشاء اللہ خان صاحب	"	۵۰-۰۰ "
مکرم مرزا مقصود احمد صاحب چک ۳۶۷ لائل پور		۵۰-۰۰ "
" ناصر احمد صاحب (از طرف عزیز احمد صاحب مرحوم)		۴-۰۰ "
جماعت احمدیہ مجوکہ ضلع سرگودھا		۱۲-۵۰ "
مکرم عبدالرحمن صاحب کیمبل پور		۲-۲۵ "
" کیپٹن محمد عبداللہ صاحب	ربوہ	۱۲-۰۰ "
" قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی	ربوہ	۲۰-۰۰ "
لجنہ اماء اللہ	سرگودھا	۲۰-۰۰ "
مکرم شیخ محمد صدیق صاحب چنیوٹ		۵-۰۰ "
مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ جامعہ نصرت	ربوہ	۱۰-۰۰ "
مکرم سید ظہور احمد صاحب	ربوہ	۵۰-۰۰ "
" سید تبسم حسین صاحب	ربوہ	۵-۰۰ "
مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ	ربوہ	۵-۰۰ "
مکرم ڈاکٹر محمد حنیف صاحب رحمن آباد	نواب شاہ	۶-۰۰ "
" محمد اسماعیل صاحب اسلم	ربوہ	۲-۳۰ "
مکرمہ مسز اشرف صاحبہ		۱۰-۰۰ "
مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب		۲۵-۰۰ "
جماعت احمدیہ اوکاڑہ		۶۳-۱۲ "
مکرم خورشید اسلم صاحب نوشہرہ چھاؤنی		۵-۰۰ "
" ماسٹر محمد بخش صاحب سوہنگی	گوجرانوالہ	۳-۰۰ "
" چوہدری عطاء اللہ صاحب	ربوہ	۵-۰۰ "
" صاحبزادہ عبدالحمید صاحب ٹوپی ضلع مردان		۵۰-۰۰ "
" قریشی عبدالرحمن صاحب سکھر سندھ		۱۰-۰۰ "
" بشیر احمد علی صاحب جھنگ صدر		۱۰-۰۰ "
" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ضیاء		۱۰-۰۰ "
" جماعت دارالرحمت شرقی ربوہ		۲۰-۰۰ "
" محمود مجیب صاحب اصغر گڑھ مہاراجہ		۵۰-۰۰ "
جماعت احمدیہ لائل پور		۲۸۷-۲۵ "
مکرم چوہدری منور احمد صاحب چک ۴۸ سرگودھا		۲۰-۰۰ "
جماعت احمدیہ ساہیوال		۷-۰۰ "
مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب گوجرانوالہ		۶-۰۰ "
جماعت احمدیہ منگلا ڈیم		۷۷-۲۵ "
" خانپور ضلع رحیم یار خان		۵۰-۰۰ "
" گجرات		۱۰-۰۰ "
مکرم محمد انور صاحب	ربوہ	۵-۰۰ "
مکرمہ مسز حمیدہ کھوکھر صاحبہ	لاہور	۱۰-۰۰ "
مکرم عابد علی صاحب بٹ	لاہور	۳۹-۰۰ "
مکرمہ صالحہ منہاس صاحبہ (از طرف شاہد منہاس مرحوم)	لاہور	۵۰-۰۰ "
مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب	لاہور	۰۰-۵۰ "
" مبشر احمد صاحب ہاشمی	لاہور	۲-۰۰ "
مکرمہ رفعت لودھی صاحبہ	لاہور	۲-۰۰ "
مکرم عطاء الرحمن صاحب	لاہور	۱-۰۰ "
" شیخ احمد حسن صاحب	لاہور	۱-۰۰ "
" ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی	لاہور	۱۰-۰۰ "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ نعیم احمد صاحب	لاہور	۳-۰۰ "

انصار اللہ کے لئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں اس (خدا تعالیٰ) کے حضور پیش کر دیں تاکہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پر کرے اور ہمیں اپنا مقصد اور ہمیں اپنا مدعا حاصل ہو جائے ..... ہر طرف اللہ نور السموات والارض کا جلوہ ہمیں نظر آئے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ کو بدرجہ اولیٰ کوشش کرنی چاہیئے۔ اور تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے تمام انصار اللہ کا اولین فرض ہے تا اللہ تعالیٰ کے انعامات کے زیادہ سے زیادہ وارث ہوں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا انتظام کریں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری کوئی انجمن ہو اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے اور جب ہر ایک احمدی یہی سمجھتا ہے کہ قرآن کریم میں سب ہدایات دے دی گئی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مضر نہیں تو اس کے سوا اور کوئی پروگرام ہو ہی کیا سکتا ہے حقیقت یہی ہے کہ اصل پروگرام تو وہی ہے اس میں سے حالات اور اپنی ضروریات کے مطابق بعض چیزوں پر زور دیدیا جاتا ہے .... جب ہم کوئی پروگرام تجویز کرتے ہیں تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ اس وقت یہ امراض پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے لئے یہ قرآنی نسخے ہم استعمال کرتے ہیں اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ سارا پروگرام سامنے ہو اور اس میں سے حالات کے مطابق باتیں لے لی جائیں لیکن اگر سارا پروگرام سامنے نہ ہو تو اس کا ایک نقص یہ ہوگا کہ صرف چند باتوں کو دین سمجھ لیا جائے گا۔

پس خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں۔ اور چونکہ وہ خدام الاحمدیہ ہیں صرف اپنی خدمت کیلئے ان کا وجود نہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنا ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہونا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجالس خدام الاحمدیہ کو اپنے اپنے حلقہ میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کرنا چاہیئے اور احمدی مردوں عورتوں اور بچوں میں اس انتظام سے فائدہ اٹھانے کی پُر زور تحریک کرنی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرا نواسہ عزیزم کیپٹن مجیب احمد حالیہ جنگ میں چھمب سیکٹر میں شہید ہو گیا تھا۔ ۲۱ سال عمر کا میری بیوی اور بیوہ لڑکی پر گہرا اثر ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ملک برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

مکرم چوہدری منور احمد صاحب	لاہور	۱۰-۰۰ روپے
" شیخ نذیر احمد صاحب	لاہور	۵-۰۰ روپے
" اخوند فیض احمد صاحب	لاہور	۵-۰۰ روپے
" چوہدری احسان اللہ خان صاحب	لاہور	۱۰-۰۰ روپے
" حامد علی خان صاحب	لاہور	۱-۰۰ روپے
" حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی	لاہور	۱-۰۰ "
" نذیر احمد صاحب بٹ	لاہور	۱-۰۰ "
" شیخ خلیل احمد صاحب	لاہور	۴۰-۰۰ "
مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ	لاہور	۴۰-۰۰ "
" احمدہ بیگم	لاہور	۱۰-۰۰ "
مکرم ملک اقبال احمد صاحب جاوید	لاہور	۱۰-۰۰
" ملک منور احمد صاحب جاوید	لاہور	۱۰-۰۰

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقالہ خصوصی:

بجلی کی محدود فراہمی میں بے تدبیری سے اجتناب ضروری ہے

ان دنوں بجلی کی مسلسل باقاعدہ اور خاطر خواہ فراہمی میں بعض ناگزیر رکاوٹوں کی وجہ سے صارفین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جہاں تک عوام کی مشکلات اور شکایات کا تعلق ہے اس میں ایک حد تک تو واپڈا کے حکام معذور ہیں لیکن ان شکایات کا ایک پہلو ایسا ہے جس میں واپڈا کے حکام کو معذور خیال نہیں کیا جا سکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس پہلو کے اعتبار سے وہ معذور ہیں ہی نہیں۔ اگر ذرا سمجھ بوجھ، سلیقہ اور مناسب تدبیر سے کام لیا جائے تو عوام کی شکایت کا ایک حد تک بآسانی ازالہ کیا جا سکتا ہے

محکمہ بجلی کا یہ عذر معقول ہے کہ بارش نہ ہونے اور دریاؤں میں پانی کم ہو جانے کی وجہ سے بجلی کی پیداوار بہت گر گئی ہے لہٰذا حسب سابق وافر مقدار میں بجلی مہیا کرنا عملاً ممکن نہیں ہے یہ ایک ایسی وجہ ہے جسے دور کرنا بجا طور پر محکمہ بجلی کے بس میں نہیں ہے۔ اس لحاظ سے عوام کا یہ فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں واپڈا کو معذور خیال کرتے ہوئے بجلی کے استعمال میں خاص احتیاط سے کام لیں اور بجلی کی کمی کی وجہ سے انہیں جو تکلیف اٹھانی پڑے اسے بطیب خاطر برداشت کریں اور قومی سطح پر واپڈا کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس بارہ میں کوئی میل دل میں نہ لائیں۔ لیکن عوام کی یہ شکایت بجا ہے کہ بجلی کی محدود سپلائی کے پیش نظر صارفین کو اس کی فراہمی میں سمجھ بوجھ سلیقہ اور منصوبہ بندی سے کام نہیں لیا جا رہا۔ عوام کا عام تاثر یہ ہے کہ جب جی چاہتا ہے یکدم بجلی کی رو بند کر دی جاتی ہے اور جتنا جی چاہے اتنے لمبے وقفہ یا عرصہ کے لئے اسے بند رکھا جاتا ہے۔ جیسے موت کا کوئی اعتبار نہیں کہ کب آ جائے اسی طرح بجلی کے متعلق کسی کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کب چلی جائے اور ہر سمت گھپ اندھیرا چھا جائے۔ اور جب بجلی یکدم بند ہو جاتی ہے تو پھر کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کتنے گھنٹے بعد بجلی کی رو عود کر آئے گی۔

قبل از وقت اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی کام قاعدہ اور قرینہ کے مطابق ہو ہی نہیں سکتا۔ انسان کام کر رہا ہوتا ہے کہ بجلی یکدم غائب ہو جاتی ہے اور کام خواہ کتنا ہی ضروری ہو ادھورا ہی رہ جاتا ہے۔ پھر یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ بجلی کی رو کب تک واپس آئے گی۔ بسا اوقات لوگ اندھیرے میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے اس خیال میں بیٹھے رہتے ہیں کہ شاید رو جلد عود کر آئے۔ ہوتا یہ ہے کہ گھنٹوں انتظار کر کے آخر تنگ آ جاتے ہیں اور اسی غصہ جھنجھلاہٹ اور مایوسی میں سو جاتے ہیں اور اگر دن کا وقت ہو تو کئی گھنٹے ضائع کرنے کے بعد ایسے کاموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو کمروں یا گھروں سے باہر کھلی فضا میں انجام دینا ہوتے ہیں۔ اس طرح اہم کاموں کی انجام دہی میں رکاوٹ اور وقت کا ضیاع عوام کے لئے سوہان روح بن جاتا ہے۔

مثال کے طور پر ربوہ میں اول تو محکمہ بجلی کی طرف سے بجلی بند ہونے کے اوقات اور بند رہنے کے عرصہ کے متعلق عوام کو قبل از وقت کوئی اطلاع نہیں دی جاتی اس پر طرہ یہ ہے کہ دن اور رات کو کسی بھی وقت جب بجلی بند ہو جاتی ہے تو پھر مسلسل اتنے طویل عرصہ تک بند رہتی ہے کہ کوئی کام بھی تسلی سے انجام نہیں دیا جا سکتا۔ ۱۱ر اور ۱۲ر جنوری کو ربوہ میں بجلی کی جو پوزیشن رہی وہ درج ذیل ہے:

۱۱ر جنوری کو دن میں بجلی ۱۲ بجے دوپہر کو بند ہوئی اور مسلسل ۷ بجے شام تک یعنی سات گھنٹے بند رہی۔ پھر رات کو دس بجے سے دو بجے تک بند رہی۔ یعنی چوبیس گھنٹوں میں سے گیارہ گھنٹے لوگوں کو بجلی کے بغیر گزارہ کرنا پڑا۔

۱۲ر جنوری کو بجلی صبح ساڑھے پانچ بجے بند ہوئی اور مسلسل ۴½ بجے شام تک یعنی گیارہ گھنٹے قریباً سارا دن بند رہی اس کے بعد نو بجے رات تک دو تین دفعہ مختصر وقفوں کے لئے بند ہوئی بعد ازاں رات دس بجے پھر بند ہو گئی اور ۲ یا ۳ بجے تک بند رہی

آج ۱۳ر جنوری کو صبح سوا چھ بجے سے پھر بجلی بند ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بجلی کی محدود پیداوار کے پیش نظر اگر بجلی کی فراہمی میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھا جائے تو عوام کی مشکلات اور شکایات کا بہت حد تک ازالہ ہو سکتا ہے:-

۱۔ بجلی بند ہونے اور بجلی شروع ہونے کے اوقات اور درمیانی وقفے مستقل طور پر متعین کر دیئے جائیں اور پھر ان کی قبل از وقت تشہیر ہو جائے تاکہ لوگ مقررہ اوقات کے اندر اپنے اپنے کام انجام دینے کا انتظام کر سکیں اور آبپاشی کی غرض سے ٹیوب ویل بھی چل سکیں۔

۲۔ پھر یہ اوقات اس طرح منضبط کئے جائیں کہ بالخصوص طلباء کو مطالعہ کے لئے کافی وقت مل سکے۔ انہیں مطالعہ کے اوقات سے محروم کرنا گویا نئی نسل کے مستقبل کو تاریک بنانے کے مترادف ہے۔

۳۔ مثال کے طور پر شہروں میں رات کے گیارہ بجے سے چار بجے تک بجلی بند رکھی جا سکتی ہے۔ اس طرح اول شب اور آخر شب طلباء کو مطالعہ کے لئے وقت مل جائے گا۔ رات کو گیارہ بجے سے چار بجے تک صرف کارخانوں کو بجلی مہیا کی جا سکتی ہے اور انہیں مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے ہاں نائٹ شفٹ کا انتظام کریں۔

یہ چند امور ہم نے ازراہ امثال پیش کئے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ بجلی کی موجودہ محدود فراہمی کو منضبط کرنے میں اگر سمجھ بوجھ اور تدبر سے کام لیا جائے تو عوام (جو موجودہ قلت کے پیش نظر ہر طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں) کی بعض جائز شکایات کا خاطر خواہ ازالہ ہو سکتا ہے۔

✻

تقریب شادی

ربوہ ۹ صلح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۹ر جنوری ۱۹۷۲ء) بروز اتوار بعد نماز عصر عزیز محمد اقبال صاحب سیفی ابن محترم مولانا نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ سال ۴ر اپریل کو بعوض سات ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ امۃ الباسط شریف صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ اسلام مقیم گیمبیا (سابق مبلغ بلاد عربیہ) کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب کے مکان واقع محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ پر منعقد ہوئی۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ قریشی قاری محمد صدیق صاحب نے کی بعد ازاں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دعائیہ اشعار سنائے اس کے بعد اس تقریب کے صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے قبل آپ نے محترم چوہدری محمد شریف صاحب اور ان کی بچی کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی اور بتایا کہ چوہدری صاحب اس موقعہ پر موجود نہیں ہیں بلکہ گیمبیا (افریقہ) میں اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہیں۔ پہلے بھی ان کے کئی بچوں کی شادی ان کی عدم موجودگی میں ہی ہوئی ہے اس لئے وہ خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں۔

اگلے روز محترم نسیم سیفی صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی میں عزیز محمد اقبال سیفی صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے بھی شرکت فرمائی اور اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

مکرم امیر شاہ صاحب کا لڑکا ریاض احمد بعمر ۱۵ سال مورخہ ۳ر دسمبر سے لاپتہ ہے اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ پشاور چلا گیا ہے لیکن اپنے گاؤں نہیں گیا۔

امیر شاہ صاحب اور لڑکے کی والدہ بہت پریشان ہیں جس دوست کو بھی ان کا علم ہو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

(بشیر احمد رفیق۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴